مغیث الدین شیخ

حج اور ابلاغ

○

حج ارکانِ اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ کے مقاصد میں عبادت اور رضائے الٰہی کے علاوہ سماجی سطح پر انسانیت کی فلاح و بہبود اور تعمیر و تسخیر کا حصول بھی شامل ہے۔

لیکن بدقسمتی سے حج کے اس ہمہ گیر اجتماع سے قومی و ملی ثمرات و فوائد حاصل کرنے کی شعوری کوشش نہیں کی گئی۔ اس موقع کی بدولت مسلمانانِ عالم کے کئی مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ عالمِ اسلام کی بہبود اور طاغوت کی سرکوبی کے لیے ایک متفقہ حکمتِ عملی وضع کی جا سکتی ہے۔

موجودہ دور کو ابلاغِ عامہ کا دور کہا جاتا ہے۔ دنیا کا کوئی نظریہ، کوئی تحریک، کوئی انقلاب، کوئی حکومت اور کوئی گروہ "ابلاغ" کی معاونت کے بغیر کامیابی کی منازل طے نہیں کر سکتا۔ ابلاغ کا لفظ آج کی ترقی یافتہ دنیا میں میسّر تمام ذرائع کے استعمال کے اصل مقصد، اس کی سمت اور ان کے دائرۂ عمل سب کا تعین کر دیتا ہے۔ ذریعۂ اظہار گفتگو ہو یا اشارہ کنایہ، تقریر ہو یا تحریر، آلۂ اظہار زبان ہو، قلم ہو، کیمرہ ہو، برش ہو، مائیکروفون ہو، ٹیپ، ریڈیو، ٹی وی ہو یا وی سی آر، غرضیکہ ان تمام ذرائع ابلاغ کو حج کی انقلابی روح سے آگہی، اس کی آفاقی تعلیمات اور فوائد کے حصول کے لیے شعوری طور پہ استعمال نہیں کیا گیا۔ مقالہ ہٰذا کا مقصد دراصل درج بالا موضوعات کے پھیلاؤ کے لیے ابلاغ کی حکمتِ عملی کے راہنما اصولوں کا تعین کرنا ہے۔

(۱) حج ـــــ مسلم اُمّہ کے اتحاد کا ذریعہ: زبان مختلف، قومیت مختلف اور رنگ مختلف،

لباس مختلف، ذوق اور طبائع مختلف۔ ۔ ۔ ۔ یہی وہ عوامل ہیں کہ جن کے باعث ایک قوم دوسری قوم پہ چڑھ دوڑی۔ ایک قبیلہ دوسرے قبیلے سے گتھم گتھا ہوا۔ حتیٰ کہ نمازیں ادا کرنے کے طریقے بھی بعض ظواہر میں ایک دوسرے سے مختلف۔

حج کے موقع پر یہ حقیقت سورج سے بھی زیادہ روشن ہو کر سامنے آتی ہے کہ اس امت کے مختلف اجزا کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنے والی اور ان کو بنیانِ مرصوص بنانے والی چیز دراصل کیا ہے؟

زبان کوئی ہو مگر لبیک اللّٰھم لبیک کی صدا سب کی زبانوں پہ۔ لباس کوئی بھی پسندیدہ ہو مگر حج کا ایک ہی لباس۔ ظاہری لبادے اتار کر احرام باندھے ہر حاجی اپنے اللہ کے گھر پہ اپنے آپ کو نثار کرنے کو تیار۔ احرام کی چادریں سب کے جسموں پر۔ کوئی کتنا ہی تمندار اور بڑا کیوں نہ ہو، اللہ کے حضور سب برابر۔ ایک ہی امام کی اقتدا میں بیت اللہ کے اردگرد سب مصروفِ رکوع و سجود۔ یہاں ہر قوم اور ملک کے لوگ، دوش بدوش نظر آتے ہیں۔ قریب و بعید اور عرب و عجم کے نثار سے فرق مٹ جاتے ہیں۔ صفا و مروہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان سب دوڑتے ہیں۔ منیٰ و عرفات میں ساتھ ساتھ چلتے اور جبلِ رحمت پر ایک ساتھ حاضر ہو کر دعا کرتے ہیں اور پھر سب ایک جگہ کھلے آسمان کے نیچے رات گزارتے ہیں۔ امریکہ کا مشہور نیگرو لیڈر میلکم ایکس، حج کے اجتماع کو دیکھ کر پکار اٹھا کہ یہی وہ واحد طریقہ ہے جس کے ذریعے رنگ اور نسل کے امتیازات کو مٹایا جا سکتا ہے۔ حج ـــــ ان وطنی، لسانی، نسلی اور علاقائی عصبیتوں اور قومیتوں کے خلاف اسلامی قومیت کی جیت کا نام ہے ـــــ "اختلاف" کے اندر "وحدت" کا جو مظاہرہ حج میں ہوتا ہے، وہ صرف حج کے ساتھ مخصوص ہے۔ جس کو حج کی سعادت حاصل ہوتی ہے وہی اس کا صحیح اندازہ کر سکتا ہے۔

کائناتِ ارضی کے اس سب سے بڑے اور عظیم اجتماع کو فریضۂ حج کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ امتِ مسلمہ کے اتحاد و اتفاق کے لیے بھی فعّال بنایا جا سکتا ہے۔ یہ بات دعوے سے کہی جا سکتی ہے کہ ابھی تک ملتِ اسلامیہ کے اس عظیم و قدیم فورم کو یہود و فرنگ کے مدِ مقابل امتِ مصطفویؐ کی قوت و سطوت کے مظاہرے کے لیے استعمال نہیں کیا گیا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے کوئی شعوری کوشش نہیں کی جا سکی۔ نہ تحریری نہ تقریری نہ بصری۔

مقالہ ہٰذا میں اول الذکر ذریعے ـــــ ابلاغ کے عمل میں پیغام کے مندرجات کی تیاری اور اس کے

لیے مناسب ذریعۂ ابلاغ کے انتخاب کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ اس ماڈل کو "ابلاغی نمونہ برائے اتحادِ امت" Communication Model for the Unity of Muslim Ummah کہا جاسکتا ہے۔

پیغام message تحریری، تقریری یا بصری ہو سکتا ہے۔ اس کام کے لیے بین الشخصی Interpersonal ابلاغ سے لے کر ابلاغِ عام Mass Communication جیسے طریقہ ہائے ابلاغ کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(ب) سیاسی و اقتصادی قوت کے اظہار کا ذریعہ

بلاشبہ حج کو دنیا کا سب سے بڑا اجتماع کہا جاسکتا ہے جسے دیکھ کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یہی اجتماعیت تمام عالم کے مسلمانوں کی تقویت کا باعث بن سکتی ہے۔ اگر اس اجتماع کو ملی مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کیا جائے تو عالمِ اسلام میں بہت بڑی انقلابی تبدیلی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ بہرحال اس اجتماع میں شریک لاکھوں حجاجِ کرام کو تصورِ توحید کی حقیقی انقلابی روح سے آراستہ کر دیا جائے تو پوری مسلم امہ کو سپر پاور کے خوف سے نجات دلائی جاسکتی ہے جس کے باعث بیشتر مسلم ممالک کے سربراہان جرأت مندانہ پالیسیاں اختیار کرنے سے گریزاں ہیں۔

دنیا بھر سے آئے ہوئے مسلمان سیاسی و اقتصادی ماہرین کی باہم ملاقاتیں اس ضمن میں نہایت اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ سیاسی و اقتصادی موضوعات پر سیمیناروں کے انعقاد سے یکساں اور مشترکہ سیاسی اور اقتصادی پالیسیاں ترتیب دی جاسکتی ہیں، جس سے پورے عالمِ اسلام کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس سارے عمل کو آگے بڑھانے کے لیے "سیاسی و اقتصادی قوت کے اظہار کا ابلاغی ماڈل" سے معاونت حاصل کی جا سکتی ہے۔

(ج) حج ــــ سماجی اصلاح کا ذریعہ

مسلمانانِ عالم ـــــ ایک نہیں ہزاروں فرسودہ اور غیر اسلامی رسومات اور توہم پرستی کا شکار ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ یہ رسومات اور توہم پرستی کا عذاب "مذہبی شعائر" کا درجہ اختیار کرتا جا رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حج کے عظیم الشان اجتماع کو عباداتِ الٰہیہ کے ساتھ ساتھ سماجی اصلاح کے مقاصد کے لیے

استعمال کیا جائے۔ برس ہا برس سے یہ اجتماع حیاتِ ارضی کی سماجی اصلاح کا مقصد پورا کیے بغیر ہی برخاست ہوتا چلا آرہا ہے۔ بہر حال اس اجتماع کے موقع پر دنیا بھر کے مسلمانوں کو بے جا، فرسودہ اور بے مقصد رسم و رواج کے خاتمے کی ترغیب اور حکمتِ عملی دی جانی چاہیے۔ حج کا اجتماع ان کے جذبوں اور ولولوں میں نئی جان اور تازگی پیدا کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔ غیر اسلامی تہذیبوں کی یلغار سے مسلمانانِ عالم کو بچانے کے طریقوں سے لے کر اسلامی شعائر کے رواج کے لیے بھرپور "ابلاغی مہم" کا آغاز کیا جا سکتا ہے کہ جس کے ذریعے شادی بیاہ کی غیر ضروری رسومات، حیثیتِ نسواں وغیرہ جیسے معاملات کو بھی زیرِ بحث لایا جا سکتا ہے۔

(د) خطبۂ عرفات کا آفاقی پیغام

خطبۂ عرفات کا اجتماع حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبۂ حجۃ الوداع کی یاد دلوں میں تازہ کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر اس خطبے کے پیغام کے پھیلاؤ کی ضرورت ہے۔ مسلم ممالک میں تمام ذرائع ابلاغ کو اس خطبے کے پیغام کے ابلاغ کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے اور پھر جو افراد وہاں موجود ہوں ان پر یہ واجب ہے کہ وہ اس پیغام کو اپنے ملک، اپنی اپنی نسل اور اپنے اپنے قبیلوں تک پہنچانے کا اہتمام کریں۔ ان ذرائع میں وی سی آر، ٹیپ ریکارڈر اور پمفلٹ، لاؤڈ سپیکر اور اپنے اجتماعات شامل کیے جا سکتے ہیں۔ مسلم معاشرے میں تقریر، تحریر، قلم، گفتگو، کیمرہ، برش، مائیکروفون، ٹیپ، وی سی آر، ٹی وی، اخبارات، ریڈیو اور پمفلٹ سے ہم وہی کام لینے کے پابند ہیں جو خطبہ حجۃ الوداع میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میدانِ عرفات میں مختلف فاصلوں پر کھڑے ہوئے صحابہ کرامؓ تک اپنی بات پہنچانے کے لیے جملوں کی "تکرار" سے لیا تھا۔ آپؐ ایک جملہ زبانِ مبارک سے ادا فرماتے۔ آواز بلند اپنے سے پیچھے والوں کو سناتے اور جب یہ خطبہ اپنے اختتام کو پہنچا تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> "میری بات اچھی طرح سن لو۔ تم میں سے جو حاضر ہے اسے چاہیے کہ یہ باتیں غائب تک پہنچا دے۔ شاید ان سے وہ جسے یہ پہنچے اس کا زیادہ محافظ ہو، بہ نسبت ان لوگوں کے جنہوں نے اسے یہاں سن لیا ہے۔ لوگو بتاؤ کیا میں نے

حقِ تبلیغ ادا کر دیا ہے؟"

حاضرین جواب دیتے گئے: "ہاں بے شک!"

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے گئے:

"اے اللہ! تُو گواہ رہ۔ اے اللہ! تُو گواہ رہ۔ اے اللہ تُو گواہ رہ۔"

آج کی دنیا میں ایسے آلات و ذرائع کی کمی نہیں جن کی مدد سے ایک شخص کسی تکرار کے بغیر پوری دنیا سے بیک وقت اور بلاواسطہ خطاب کر سکتا ہے۔ مواصلاتی ستاروں اور ٹیلی کمیونیکیشن کے ذریعے کروڑوں افراد تک براہِ راست پیغام رسانی کا کام کیا جا سکتا ہے۔ تحریری صورت میں کروڑوں افراد تک اپنی بات پہنچائی جا سکتی ہے۔ سائنسی اور فنی سہولتوں نے مسلمانوں کے نشر و اشاعت کے عناصر تبدیل نہیں کیے ہیں۔ اس مقصد کے لیے قلیل گروہی Small Group Communication بین الشخصی Interpersonal اور اطلاعات کے دو درجاتی بہاؤ Two-Step flow of Informations سے لے کر ابلاغِ عامہ کے ابلاغی نمونے استعمال کر سکتے ہیں۔

خطبۂ عرفات کے پیغام کو امتِ مسلمہ کے لیے زیادہ سے زیادہ موثر بنانے کی غرض سے ہر سال ایک کمیٹی جو مختلف ممالک کے جیّد علما پر مشتمل ہو، اس خطبے کے متن کی تیاری کا کام کرے، جو مسلمانوں کے اس عظیم اجتماع کا "مشترکہ اعلانِ حج" ہو۔ اسی خطبۂ حج کے مندرجات نہ صرف عالمِ اسلام کے اتحاد اور سیاسی و اقتصادی قوت، سماجی اصلاح کا باعث بن سکتے ہیں بلکہ عالمی اطلاعاتی سامراج Media Imperialism سے نجات کا واسطہ بن سکتے ہیں۔

○

عالم اسلام کا سیاسی و اقتصادی ابلاغی ماڈل

ماڈل نمبر۲

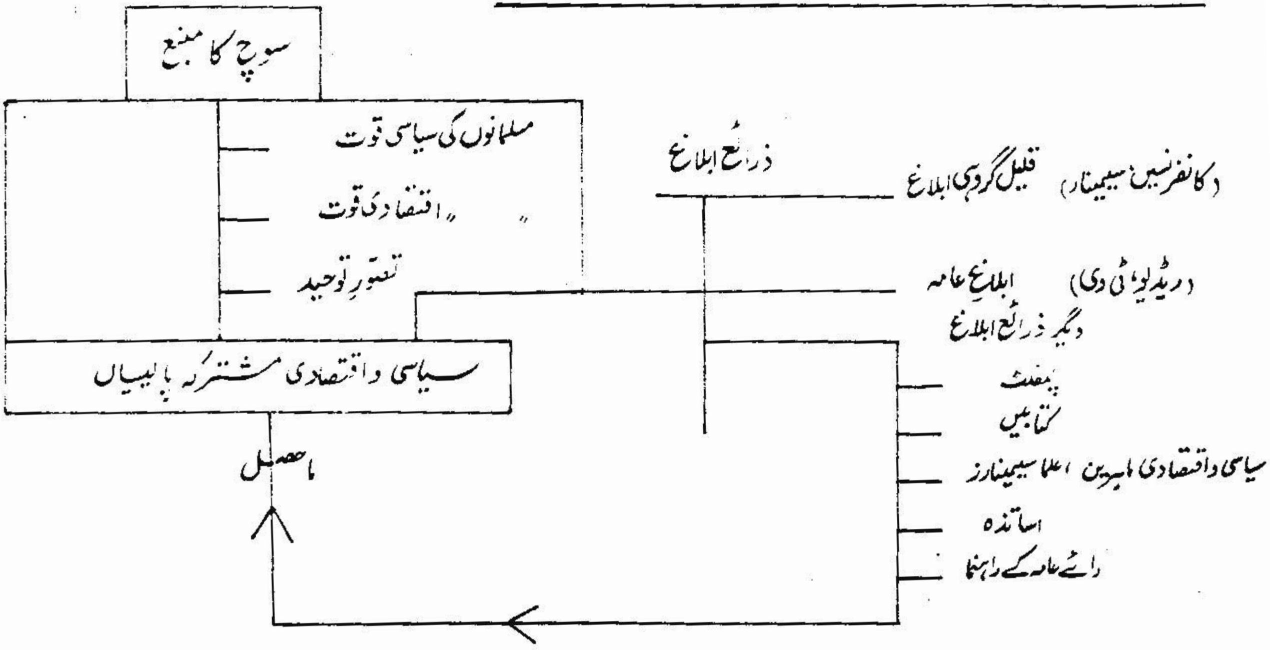

ماڈل نمبرا

ابلاغی ماڈل برائے اتحادِ امت

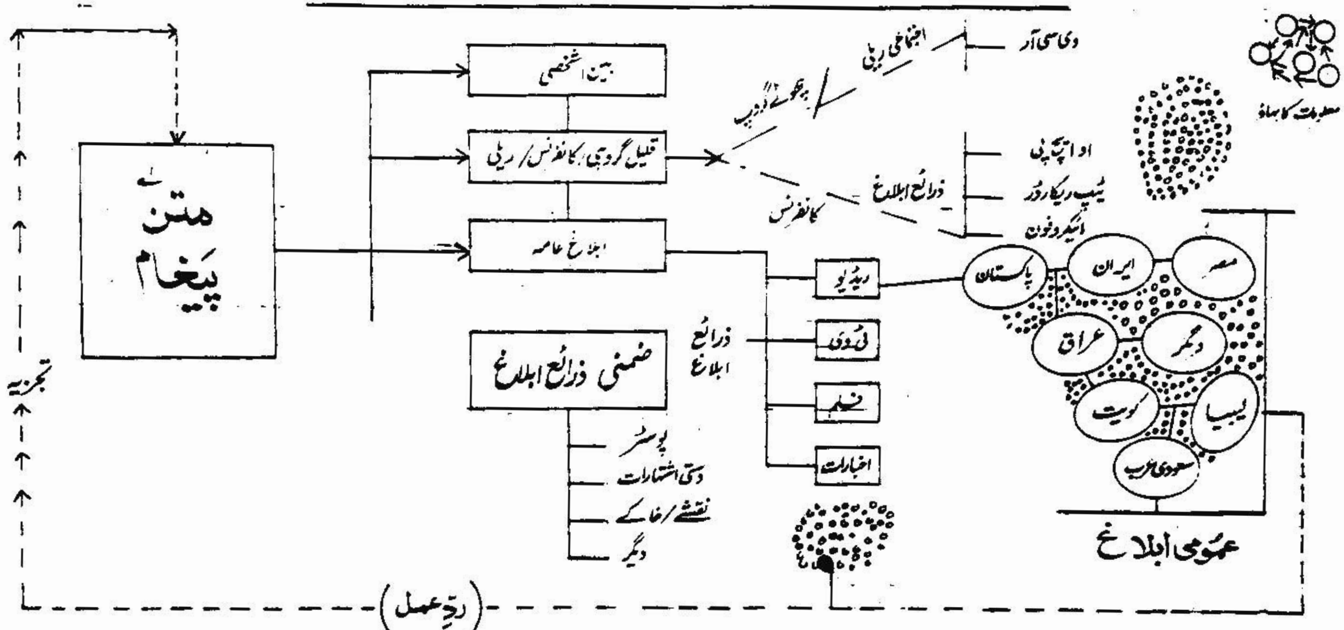

لہ ایسے پیغامات، جو فرقہ پرستی، علاقائی تعصبات، نسلی تعصبات، لسانی تعصبات کے خاتمے کی اپیل کرتے ہوں۔ مزید برآں مختلف بین الاقوامی مسائل سے متعلق مشترکہ موقف

ماڈل نمبر۴

آزادی کی اسلامی تحریکیں اور ابلاغ

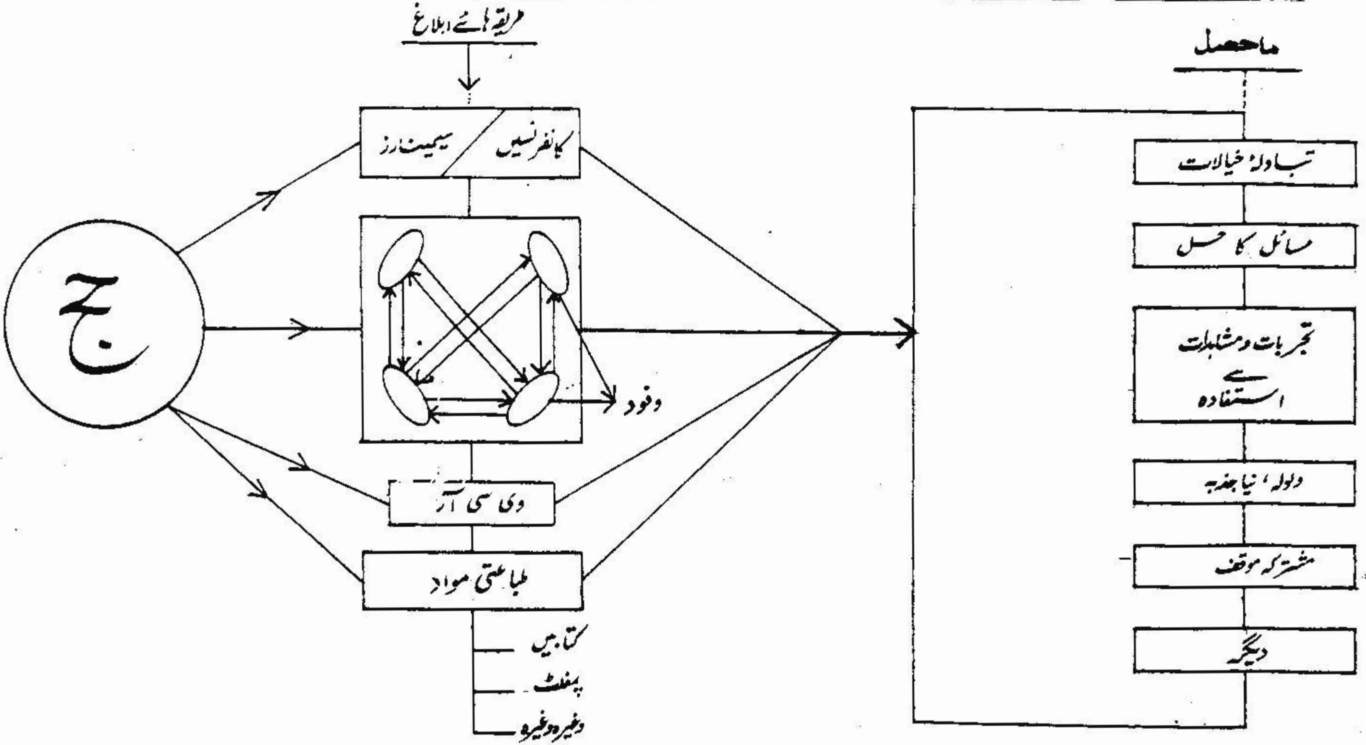

ماڈل نمبر۳

ریلی / ابلاغِ عامہ ماڈل برائے خطبہ حج